ابوالامان امرتسری

گورونانک اور قرآن

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے بنی نوع انسان کی اصلاح کے لئے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ کتب سماویہ نازل فرمایا ہے۔ قرآن شریف میں اس بارہ میں یہ مرقوم ہے:

الذین یؤمنون بما انزل علیک وما انزل
من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون۔ (بقرہ ع۱)

اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کی یہ تعریف بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ خدا تعالےٰ کی اس مقدس وحی پر ایمان لاتے ہیں جو اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت وجود کے ذریعہ دنیا کی اصلاح کے لئے نازل فرمائی۔ نیز وہ اس وحی پر بھی یقین کرتے ہیں جو حضور سے قبل اللہ تعالےٰ نے مختلف زبانوں میں اپنے انبیاء علیہم السلام کے ذریعہ نازل فرمائی۔ اس کے ساتھ ہی وہ آخرت پر بھی ایمان لاتے ہیں۔

قرآن شریف کی مندرجہ بالا آیت کے پیش نظر ایک سکھ ودوان نے لکھا ہے کہ:

"اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف انجیل، توریت اور زبور وغیرہ کتب سے انکار نہیں کرتا۔" (ترجمہ از جیون کران صلا)

قرآن شریف میں ایک اور مقام پر توریت۔ انجیل اور زبور وغیرہ کتب سماویہ کا یوں ذکر کیا گیا ہے:

نزلنا علیک الکتب بالحق مصدقا لما بین یدیہ	اللہ تعالےٰ نے آں حضرت صلی اللہ علیہ پر قرآن کریم نازل کیا۔
وانزل التوراۃ والانجیل من قبل ھدی للناس	اور اس سے قبل لوگوں کی ہدایت کے لئے توریت اور انجیل
وانزل الفرقان۔ واتینا داؤد زبورا۔	نازل کی تھی۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور دی تھی۔

ظاہر ہے کہ قرآن شریف کی اس آیت کے ذریعہ مسلمانوں کو یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ان کے لئے قرآن شریف کو خدا تعالےٰ کی وحی تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ماننا ضروری ہے کہ توریت۔ زبور اور انجیل وغیرہ کتب بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہی نازل کی گئی تھیں۔

گورونانک اور کتب سماویہ گورونانک کتب سماویہ کے متعلق اسلامی تعلیمات کے قائل ہیں اور اپنے متعلق کہا ہے:

"اسانوں حکم پروردگار دا ہوا ہے۔ جو چار کتاباں اوپر عمل کرو۔ پڑھے گڑھے ثواب نا ہی عمل کرنا ہی ثواب ہے" (مہاپرکاش قلمی نسخہ ورق ۹۶)

جنم ساکھی بھائی بالا کے صفحہ ۱۴۷ پر بھی بابا نانک کا یہ ارشاد موجود ہے کہ ہمیں اللہ تعالےٰ نے چاروں کتب پر ایمان لانے اور عمل کرنے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ اُنہوں نے دوسرے لوگوں کو بھی اس امر کی تلقین کی تھی کہ چاروں کتب کو ماننا نہایت ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کا یہ ارشاد ہے:

م۔ محمد من توں من کتاباں چار

من خدائے رسول نوں سچائی دربار

(جنم ساکھی ولایت والی صفحہ ۲۵۲)

ولایت والی جنم ساکھی سکھوں کی ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔ اسے ولایت والی جنم ساکھی بدیں وجہ کہا جاتا ہے کہ اس کا اصل نسخہ انڈیا آفس لنڈن میں محفوظ تھا۔ اور وہاں سے اسے ۱۸۸۴ء میں منگوا کر سکھوں نے طبع کروایا تھا۔ اس کا دوسرا نام پراچین جنم ساکھی یا پورانی جنم ساکھی بھی ہے۔

بابا نانک نے جہاں اپنے کلام میں چار کتب کا لفظ استعمال کیا ہے۔ وہاں لوگوں کی اس طرف بھی راہنمائی کر دی ہے کہ اس سے مراد کونسی چار کتب ہیں۔ تاکہ کوئی شبہ باقی نہ رہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

دیکھ توریت انجیل نوں

زبورے فرقان

ایہو چار کتیب ہین (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۴۱)

بابا صاحب نے ان چاروں کتب کو الہامی کتب تسلیم کیا ہے۔ جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے:

چار کتیبیں اک ہے۔ چاروں قول خدائے

چاروں قدم ثواب دے قاضی دل وچ لائے (جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۴۱)

یعنی چاروں کتب ایک ہی خدا کی نازل کردہ ہیں۔ اور باباجی نے ان چاروں کتب کے انکار کی صورت میں یہ فرمایا ہے:

سنو سید کریم دین چاروں من کتاب

چاروں قول خدائیدے ردیاں چڑھن عذاب

(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۹۶)

یعنی اے سید کریم دین چاروں کتب کو مانو۔ یہ چاروں ہی الہامی کتب ہیں۔ ان کے رد کرنے کی صورت میں انسان عذاب کا مستحق ہو جاتا ہے۔

قرآنِ پاک کا احترام اسلام کی مقدس کتاب کا نام قرآن شریف ہے۔ اور اسلامی عقائد کے مطابق اس کی تعلیم کا دائرہ کسی خاص قوم یا ملک یا زمانہ کی حد تک محدود نہیں۔ بلکہ یہ ایک عالمگیر مذہب کی عالمگیر کتاب ہے۔ جس میں ہر زمانہ کے تمام لوگوں کی راہنمائی کی تعلیم دی گئی ہے۔ اس بارہ میں قرآن شریف کا یہ اعلان ہے:

قل اللّٰہ شہید بینی و بینکم و اوحی الیّ ھذا القرآن لانذرکم بہ و من بلغ۔ سورۂ انعام ع ۲	اس بات کا اعلان کردو کہ میرے اور تمہارے درمیان خدائے تعالےٰ گواہ ہے کہ یہ قرآن شریف مجھ پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہؤا ہے تاکہ میں اس کے ذریعہ تمہیں خبردار کروں۔ اور ان لوگوں کو بھی جن تک اس کی تعلیم پہنچے۔

قرآن کریم کی اس آیت سے ظاہر ہے کہ کتاب اللہ ہر فرد کے لئے ہے۔ اور جس تک اس کی تعلیم پہنچے اسے اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ اگر کوئی اس کا رد کرے گا تو وہ قابلِ مواخذہ ہوگا۔

گورونانک قرآن پاک کی عظمت کے قائل ہیں۔ اس کو خدا کی نازل کی ہوئی کتاب تسلیم کرتے ہیں اور اس کے بارہ میں یہ بیان کیا ہے:

کل پروان کتیب قران
پوتھی پنڈت رہے پوران
نانک ناؤں بھیاں رحمان
کر کرتا تو ایکو جان (محلہ ا صفحہ ۹۰۳)

باباجی کے اس مندرجہ بالا شبد کے معنے گورو گرنتھ صاحب کے ترجمہ کے لئے سکھ ودوانوں کے مقررکردہ اصول کے پیشِ نظر کئے جائیں تو سوائے اس کے اور کوئی معنے نہیں ہو سکتے کہ کلجگ کے زمانہ میں صرف قرآن شریف ہی ایک سچی کتاب ہے۔ پوتھیاں پنڈت اور تمام پوران منسوخ ہو چکے ہیں۔ اب خدا تعالیٰ کا نام رحمان جاری ہؤا ہے۔ لیکن کرتا پورکھ اور رحمٰن میں کوئی فرق نہیں۔ یعنی یہ ایک ہی ہستی کے دو نام ہیں۔

ایک اور مقام پر باباجی نے فرمایا ہے:

سوئی قاضی جن آپ تجیا اک نام کیا ادھارو
ہے بھی ہوسی جائے نہ جاسی سچا سرجنہارو
پنج وقت نماز گذارے پڑھے کتیب قرآنا
نانک آکھے گور سدیہی رہیو پینا کھانا (محلہ ا صفحہ ۲۴)

باباجی نے قرآن شریف پر عمل کرنے کے نتیجہ میں انسان کا خدا تعالےٰ سے واصل ہونا بیان کیا ہے چنانچہ

آپ نے فرمایا ہے:

قرآن کتیب کمائیے
بھو دی ات تن لائیے
سچ بوجھن آن جلائیے
بن تیل دیوا ایوں بلے
کرچانن صاحب ایوں ملے (جنم ساکھی چھوٹی ص۱۳۵)

مندرجۂ بالا شبد کی تشریح بابا نانک صاحب نے خود ہی مندرجہ ذیل الفاظ میں کی ہے:

"قرآن شریف جو تعلیم دیتا ہے اس پر عمل کرو۔ اور خدا تعالےٰ سے ہمیشہ ڈرتے رہو۔ اور ڈر ڈر کر صراطِ مستقیم پر قدم رکھو۔ قرآن شریف کے فرامین کے مطابق زندگی بسر کرو۔ خدا تعالےٰ کا خوف بتی کے مترادف ہوگا۔ اور قرآن شریف پر عمل کرنا تیل کا کام دے گا۔ اور خدا تعالےٰ کا سچا نام اس کے لئے آگ کا کام دے گا۔ اس طرح خدا تعالےٰ کے نور کا دیا انسان کے دل میں روشن ہو جائے گا۔ اور پھر اسے اپنے اندر ہی خدا تعالےٰ کا دیدار نصیب ہو جائے گا۔ کیونکہ اس طرح بغیر تیل اور بتی کے اس کے دل میں ایک روحانی چراغ روشن ہو جائے گا۔ اور اس کی روشنی میں اسے خدا مل جائے گا" (جنم ساکھی بھائی بالا چھوٹی ص۱۳۵)

جنم ساکھی بھائی بالا میں بھی بابا نانک کے متعدد ایسے اقوال موجود ہیں جن میں کہ آپ نے قرآن شریف کو آسمانی کتاب تسلیم کر کے اس پر عمل کرنا ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

تریئے کونڈاں بھالیاں تریئے سو دھے بھید
توریت زبور انجیل ترے پڑھ سن ڈٹھے وید
رہیا فرقان کتیب طے کلجگ میں پروان
مطلب دوہاں نہ پائیا ہندو مسلمان (جنم ساکھی بھائی بالا ص۲۲۷)

یعنی میں نے ہر طرف اپنے فکر کو دوڑایا۔ اور کافی دنیا کا چکر بھی لگایا۔ اس کے علاوہ توریت انجیل زبور اور ویدوں کے بارہ میں بھی معلومات حاصل کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔ اس تمام چھان بین اور تحقیقات کے نتیجہ میں یہی ثابت ہوا کہ قرآن شریف ہی کلجگ کے زمانہ کے لئے قابلِ اطاعت کتاب ہے۔ مگر افسوس کہ اس کے مطالب نہ تو ہندو ہی پاسکے اور نہ مسلمان۔

بعض لوگ چھوٹی چھوٹی اور معمولی باتوں پر قرآن شریف کی قسمیں کھاتے پھرتے ہیں۔ ان کے نزدیک قرآن شریف کے نزول کا شاید یہی مقصد ہے کہ انسان اس کی جھوٹی سچی قسمیں کھاتا رہے۔ بابا نانک کے نزدیک دنیا کی خاطر قرآن شریف کا حلف اٹھانا اسلام کی مقدس تعلیم کے سراسر منافی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے:

کھاون قسم قرآن دی کارن دنی حرام

آتش اندر سے رہن آکھے نبی کلام

(جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۲۹)

یعنی دنیا کی خاطر قرآن شریف کا حلف اُٹھانا ناجائز ہے۔ اور ایسے لوگوں کو آگ میں جلایا جائے گا۔

ایک اور مقام پر آپ نے قرآن شریف کے بارہ میں یہ فرمایا ہے:

تریہے حرف قرآن دے تریہے سپارے کین

تس وچ بہت نصیحتاں سُن کر کرو یقین

(جنم ساکھی بھائی بالا ص ۲۰)

یعنی قرآن شریف نصیحتوں بھری کتاب ہے۔ ان کو سُنو اور سُن کر یقین کرو۔

گورو گرنتھ صاحب میں ایک مقام پر قرآن شریف کو جملہ کتب سے پاک تر تسلیم کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے:

دلاں کا مالک کرے ہاک

"قرآن کتیب کے پاک"

(گورو گرنتھ صاحب ص ۸۶۷)

یعنی دلوں کا مالک خدا تعالےٰ یہ کہتا ہے کہ قرآن شریف جملہ کتب سے پاک تر ہے۔

یہ تمام حوالہ جات ظاہر کرتے ہیں کہ باباصاحب قرآن شریف کو موجودہ زمانہ کے لئے قابلِ اطاعت کتاب تسلیم کرتے تھے۔ اور اس پر عمل کرنے کے نتیجہ میں انسان کے خدا رسیدہ ہو جانے پر یقین رکھتے تھے۔

بابا نانک صاحب کا وہ تاریخی چولہ جو آج بھی ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور میں باباجی کی ایک تاریخی یادگار کے طور پر محفوظ ہے، آپ کا قرآن شریف سے عشق ظاہر کر رہا ہے۔ کیونکہ اس چولہ پر قرآن شریف کی مختلف آیات درج ہیں۔ جو مختلف رسم الخطوں اور قلموں میں مرقوم ہیں۔

اس کے علاوہ گورو ہرسہائے ضلع فیروزپور میں آپ کی ایک اور تاریخی یادگار وہاں کے سوڈھی صاحبان کے پاس موجود ہے جو کہ ایک حمائل شریف پر مشتمل ہے۔ اس حمائل شریف کے بارہ میں یہ بیان کیا جاتا ہے کہ باباجی اسے اپنے سفروں میں ساتھ رکھا کرتے تھے اور اس کی تلاوت کیا کرتے تھے۔ سکھ لوگ اس حمائل شریف کو "بابے دی پوتھی" کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور جب تک ایک سوا ایک مرتبہ نہا نہ لیں اسے ہاتھ نہیں لگاتے۔ کیونکہ وہ اسے بہت متبرک خیال کرتے ہیں۔ اس سے بھی اس امر پر روشنی پڑتی ہے کہ باباجی کو قرآن شریف سے بہت محبت تھی۔ اور اس کی تلاوت کرتے رہنا آپ کا جزوِ ایمان تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ کا جملہ کلام قرآن مجید کی مختلف آیات کے مضامین پر مشتمل ہے۔